



سوال

(545) پھرے کا پردہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں کچھ روشن خیالوں کا کہنا ہے کہ اسلام میں عورت کے لیے چہرے کا پردہ ضروری نہیں ہے جب ان کے سامنے یہ آیت پیش کی جاتی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَلْأَزْوَاجِ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلْبَابٍ

۵۹ ... سورة الاحزاب

”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادر کے پلوپنے اوپر لٹکایا کریں۔“

وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد چادر کو اپنے جسم پر پھیٹنا ہے جسے پنجابی میں بگل مارنا کہتے ہیں۔ براہ کرم اس الجھن کو دور کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

در اصل عورت کا چہرہ ہی وہ چیز ہے جو مرد کے لیے عورت کے باقی تمام بدن سے زیادہ پرکشش ہوتا ہے اگر اسے ننگا رکھنے کی اجازت دی جائے اور اسے شرعی حجاب سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے تو حجاب کے احکام بے سود ہیں، سوال میں آیت کریمہ کا جو معنی کیا گیا ہے یہ لغوی، عقلی اور نقل کے اعتبار سے غلط ہے، اب ہم اس کی تفصیل بیان کرتے ہیں۔

لغوی لحاظ سے ادناء کا معنی قریب کرنا، جھکانا اور لٹکانا ہے، قرآن میں یدنین کے بعد علی کا لفظ استعمال ہوا ہے جو کسی چیز کو اوپر سے لٹکانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جب اس کا معنی لٹکانا ہے تو اس کا معنی سر سے لٹکانا ہے جس میں چہرہ کا پردہ خود بخود آجاتا ہے۔

عقلی اعتبار سے اس لیے غلط ہے کہ اگر کوئی شادی سے پہلے اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھنا چاہتا ہے تو اسے لڑکی کا چہرہ نہ دکھایا جائے باقی سارا جسم دکھایا جائے، تو وہ اس پر اطمینان کا اظہار نہیں کرے گا یہ ممکن ہے کہ لڑکی کا صرف چہرہ دکھا دیا جائے تو وہ مطمئن ہو جائے، جب یہ چیزیں ہمارے مشاہدہ میں ہیں تو پھرے کو پردے سے کیونکر خارج کہا جاسکتا ہے؟

نقل کے اعتبار سے یہ معنی درست نہیں ہے کیونکہ سورۃ احزاب ۵، ہجری میں نازل ہوئی، اس کے بعد واقعہ فک ۶ ہجری میں پیش آیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کی تفصیل بیان کرتی ہیں کہ میں اسی جگہ بیٹھی رہی، ملتے میں میری آنکھ لگ گئی، حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ وہاں آئے، اس نے مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا اور اونچی آواز سے انا وانا الیہ



راجعون پڑھا، ملتے میں میری آنکھ لھل گئی تو میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔ [1]

بہر حال روشن خیال لوگوں کا یہ موقف بنی برحقیقت نہیں ہے کہ چہرے کا پردہ مطلوب نہیں، بلکہ اس سلسلہ میں صحیح موقف یہی ہے کہ چہرے کا پردہ اسلام میں مطلوب ہے، اسلامی معاشرتی زندگی کا بھی یہی تقاضا ہے۔ (وا علم)

[1] صحیح بخاری، المغازی: ۱۰۴۱۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 454

محدث فتویٰ